بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۱۳ ہجرة ۱۳۳۹ ھش ۱۳ مئی سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۱۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، ربوہ —

ربوہ ۱۲ مئی بوقت دس بجے قبل دوپہر

کل خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ مگر ہلکی سی اعصابی بے چینی بھی رہی رات نیند آگئی۔ اِس وقت عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے حضور کی شفائے کامل و عاجل کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سے امام مسجد لنڈن کی ملاقات

صدر موصوف کی خدمت میں قرآن مجید کا ترجمہ ہدیتاً پیش کیا گیا

دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور عیسائی ممالک میں تبلیغی مساعی کا ذکر

مکرم مولوی مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب سے جو دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے سلسلہ میں لنڈن تشریف لائے ہوئے ہیں ملاقات کی گئی۔ ملاقات پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ صدر محترم کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ ہدیتہً پیش کیا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جو مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے گئے ہیں۔ ان کا ذکر کیا گیا۔

صدر محترم نے عیسائی ممالک میں ہماری تبلیغی مساعی کو بہت دلچسپی کے ساتھ سنا۔ اور ہمت افزائی فرمائی۔ اور ہماری لنڈن مسجد میں بھی بڑی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اور اس کام کو سراہا۔

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ برائے نائیجیریا کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۱۲ مئی۔ کل شام وکالت تبشیر کی طرف سے مبلغ برائے نائیجیریا مکرم جناب شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر بزرگان سلسلہ اور بعض غیر ملکی طلباء نے شرکت فرمائی۔ دیگر احباب کے علاوہ محترم جناب مرزا ناصر احمد صاحب۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

"امریکی طیارہ اس لئے روس گیا تھا کہ ہم پرل ہاربر کا اعادہ نہیں چاہتے"

روس کا آہنی پردہ کشیدگی کا سب سے بڑا سبب ہے۔ صدر آئزن ہاور

واشنگٹن ۱۲ مئی۔ صدر آئزن ہاور نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ امریکی طیارے اس لئے سراغ رسانی کی غرض سے روسی علاقے پر پرواز کرتے رہے ہیں۔ کہ امریکہ پرل ہاربر کی قسم کا کوئی اور واقعہ پیش نہیں آنے دینا چاہتا۔ آپ نے کہا روس کا پردہ آہنی کشیدگی کا بہت بڑا موجب ہے

صدر آئزن ہاور نے کہا میں آئندہ ہفتے سربراہوں کی کانفرنس میں مسٹر خروشیف سے پھر التماس کروں گا۔ کہ میں نے چند سال قبل پرواز کے ذریعہ کھلے معائنہ کی جو تجویز پیش کی تھی۔ روس کو اس سے متفق ہو جانا چاہئیے کیونکہ اس سے ناگہانی حملے کا خطرہ دور ہو جائے گا۔ آپ نے کہا طیارے کے واقعہ کے باوجود مجھے ابھی تک امید ہے کہ میں آئندہ ماہ روس جاؤں گا۔ میرا ہرگز یہ خیال نہیں کہ طیارے کے اس واقعہ یا مسٹر خروشیف کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

روس کے چپہ چپہ کے فوٹو لئے جائیں گے

واشنگٹن ۱۲ مئی۔ نیویارک ٹائمز میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ امریکہ ایک ایسا مصنوعی طیارہ تیار کرنے میں مصروف ہے۔ جسے اگلے موسم بہار میں چھوڑا جائے گا۔ اس کی سب سے بڑی غرض و غایت یہ ہوگی۔ کہ روس کے چپہ چپہ علاقے کے فوٹو لئے جائیں۔ مصنوعی سیارہ کے ذریعہ سراغ رسانی کا یہ سب سے پہلا واقعہ ہوگا

درخواستِ دعا

محترمہ اہلیہ صاحبہ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ بہت بیمار ہیں۔ ہم اور ان کا حال کوئی افاقہ نہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۰ء

علم و نظر اور عمل کا فقدان

موقر ہفت روزہ "چٹان" لاہور کے شمارہ مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۰ء میں ایک قابل غور اداریہ شائع ہوا ہے۔ جس میں ایسی باتیں کہی گئی ہیں جو نہ صرف ہمارے عوام اور اہل علم حضرات کیلئے سبق آموز بلکہ آئین کمیشن کے لئے صحیح رہنمائی کا کام دے سکتی ہے۔ چنانچہ فاضل مدیر نے اپنے اس اداریہ کو ان الفاظ سے شروع فرمایا ہے۔

"چشم بددور کبھی کبھار حکومت کے کسی افسر کی دعوت پر کوئی خاص مسئلہ ہو، تو شرعی صاد کہنے کے لئے علمائے کرام کے یکجا ہو جانے کی خبر آجاتی ہے یا پھر اپنے کسی ہمعصر کے اجتہاد پر بوٹیاں نوڑنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں مگر پہلے کئی برس کی تاریخ میں ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان حضرات نے کبھی مسلمانوں کے اجتماعی اخلاق اور اپنی سیرت پر غور کرنے کے لئے بھی سوچ بچار کیا ہو۔ ہمارے سامنے ان بزرگوں کی صورتیں بھی ہیں۔ جو اپنے اپنے حلقہ ہائے درس یا پھر محراب و منبر کے دامنوں میں وعظ و تبلیغ کا فریضہ ادا کرتے، اور اس طرح قرائض دستن کر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انسانی اذہان میں آبیاری کرتے ہیں۔ مگر ان مساعی کا سانچہ اتنا کمزور اور ان مواعظ کے نتائج اتنے محدود ہیں کہ مسلمانوں کے اجتماعی اخلاق کی وہ عمارت جو روبہ انہدام ہے، نہ تو اپنی بنیادوں پر ٹھہر سکتی ہے۔ اور نہ اس کا اکھڑا ہوا پلستر کسی کام کا رہ گیا ہے۔"

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۹ مئی ۱۹۶۰ء)

یہ الفاظ جہاں دردناک اور عبرت انگیز ہیں وہاں یہ ہمارے اہل علم حضرات کی نہ صرف غلط روش کی آئینہ داری کرتے ہیں بلکہ اس سے زمانہ حال کی مذہبی ضروریات سے ان کی ناواقفیت اور عام بے حسی کا پردہ بھی چاک ہوتا ہے

فاضل مدیر نے اس مضمون میں ان تمام امراض کا نقشہ کھینچا ہے اور گویا کہ دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے۔ جن امراض میں آج کل وہ لوگ مبتلا ہیں۔ جو اپنے آپ کو قوم مسلم کا واحد رہنما اور جیسا کہ فاضل مدیر نے عنوانوں میں لکھا ہے "مسند رشد و ہدایت کے وارث" خیال کرتے ہیں۔ فاضل مدیر نے کیا خوب لکھا ہے کہ

"کبھی کبھار حکومت کے کسی افسر کی دعوت پر کوئی خاص مسئلہ ہو تو شرعی صاد کہنے کے لئے علمائے کرام کے یکجا ہونے کی خبر آجاتی ہے"۔

مگر اس کے علاوہ بھی جیسا کہ فاضل مدیر نے اگلے فقرہ میں اشارہ کیا ہے

یا پھر اپنے کسی ہمعصر کے اجتہاد پر بوٹیاں نوڑنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔

لیکن بعض اوقات نہ صرف اپنی ہستی منوانے کے لئے بلکہ حکومت کو یہ جتانے کے لئے کہ "اسلام کے متعلق" ہم ہی "آخری سند" ہیں یہ لوگ آپ ہی اپنا انتخاب کر کے ایک نمائندہ مجلس قائم کرنے کا اعلان ہی نہیں کرتے بلکہ نہ صرف ریزولیوشن ہی پاس کرتے ہیں بلکہ اسلامی آئین کی خود ساختہ شقیں بھی بنا کر مطالبات شروع کر دیتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر حساس۔ فہمیدہ اور قوم کا حقیقی ہمدرد طبقہ حیرت زدہ رہ جاتا ہے چنانچہ حالی ہی میں ایک معاصر نے اپنے خاص نمبر میں پہلے صفحہ پر کراچی میں اکتیس اہل علم حضرات کے "اسلامی قانون" کا مردہ اکھاڑا ہے۔ جس سے اسکی غرض آئینی کمیشن کو متاثر کرنے کی ہے۔ یہ لوگ اتنا بھی محسوس نہیں کر سکتے کہ آئینی کمیشن صرف پاکستان کے آئین کے متعلق سفارشات پیش کرنے کے لئے بنائی گئی ہے نہ کہ تمام ان لوگوں کے لئے جو مسلمان ہیں اور دوسرے ممالک میں بستے ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت نہیں بلکہ اقلیت ہے۔ حالانکہ آئین کمیشن صرف ایسا قانون بنا سکتی ہے۔ جس کا تعلق صرف پاکستان کی جغرافیائی حدود سے ہوگا اور دوسرے اسلامی ممالک تک بھی اس کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ان اکتیس علماء نے جو آئین بنایا تھا جس کو معاصر نے خاص نمبر میں سرخ رنگ سے پہلے صفحہ پر نہایت نمایاں طور سے شائع کیا ہے۔ اس میں تیسری دفعہ حسب ذیل ہے۔

مملکت کسی جغرافیائی نسلی لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں (ہوگی)

پاکستان دوسرے ہر آزاد ملک کی طرح ایک جغرافیائی وحدت ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ پاکستان کا آئین ایسا بنایا جائے جو اس جغرافیائی حقیقت کو نظر انداز کرتا ہے۔ اسی طرح دفعہ ۹ میں "مسلمہ اسلامی فرقوں" کی من گھڑت اصطلاح ہے۔ بیشک مسلمانوں میں فرقے ہیں۔ لیکن خدا جانے مسلمہ اور غیر مسلمہ کیا چیز ہے۔ پھر کس کے نزدیک مسلمہ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی ایک فرقہ کے نزدیک دوسرے تمام فرقے غیر مسلمہ ہیں ورنہ اس کا دوسروں سے علیحدگی کا کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا۔ اس ایکسیلات سے ثابت ہے کہ مختلف فرقوں کے اہل علم حضرات میں اکٹھے ہو کر بھی یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ سیاست کی نگاہ میں ایک "مسلمان" کی تعریف کیا ہونی چاہیئے۔

ہم نے یہاں صرف ایک مثال پیش کی ہے ورنہ حقیقت وہی ہے جو فاضل مدیر چٹان نے بیان کی ہے کہ یہ لوگ کوئی ایسا ٹھوس کام نہیں کرتے جس سے قوم کا کردار بلند ہو اور اسلامی زندگی کا حامل ہو یعنی

(علماء کی) ان مساعی کا سانچہ اتنا کمزور اور مواعظ کے نتائج اتنے محدود ہیں کہ مسلمانوں کے اجتماعی اخلاق کی عمارت جو روبہ انہدام ہے نہ تو اپنی بنیادوں پر ٹھہر سکتی ہے اور نہ اس کا اکھڑا ہوا پلستر کسی کام کا رہ گیا ہے۔ (منہ)

"چٹان" کے فاضل مدیر نے ان احوال و کوائف کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

"ادھر ان احوال و کوائف نے نتائج کو یہ شکل دے رکھی ہے، کہ

۱:۔ علماء میں جو لوگ ذہین ہیں۔ وہ کہتے تو یہی ہیں، کہ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز" لیکن اپنا حال یہ ہے کہ ایک صف میں بیٹھنے کو بھی تیار نہیں اور اپنے دوائر اس قسم کی بحثوں اور نکتہ آفرینیوں کا بیج بوتے ہیں کہ نسل انسانی کا نہ تو اس میں کوئی روحانی فائدہ ہوتا ہے اور نہ مادی ——— بیکار قسم کی آویزشیں جو بیکار اور مفلوج عناصر ہی کو زیب دے سکتی ہیں۔

۲:۔ تجدید دین اور اصلاح دین کی تحریکیں بھی اُن مباحث سے شروع ہو کر ان مباحث پر ختم ہوتی ہیں۔ جن کا مسلمانوں کے پیش آمدہ مسائل سے کوئی تعلق نہیں، اور معناً نفس اسلام کو ان سے کوئی فائدہ نہیں؟ اس قسم کی صحیح مثال ہمیں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور جناب غلام احمد پرویز کی تحریروں کے انبار میں مل جاتی ہے۔

۳:۔ مسجدوں اور منبروں میں اسی قسم کے وعظ کئے جاتے اور بیشتر جگہ جمعہ کے خطبات اس مفہوم کے پڑھے جاتے ہیں کہ ان میں تبلیغ و دعوت کی حقیقی روح بالکل مفقود ہوتی ہے، اکثر جگہ محض فرقوں کے فروعی اختلافات کو بحث و بیان کے چھلنے میں ابدحسن کی طرح ھلایا جاتا ہے۔"

(ہفت روزہ چٹان ۹ مئی ۱۹۶۰ء)

ہمیں اس میں کوئی اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ فاضل مدیر چٹان نے ان لوگوں کی "فعالیت" کا مالہ و ماعلیہ اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ اسی اشاعت میں ہم دوسری جگہ چٹان کا یہ اداریہ اس کی اہمیت کے پیش نظر بقیہ نقل کر رہے ہیں۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۴۴ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ خود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:

کیا مذہب اپنے مقصد میں ناکام رہا ہے؟

ایک دوست نے عرض کیا کہ فلسفیوں کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ مذہب اپنے مقصد میں ناکام رہا ہے۔ کیونکہ ہزاروں سال کی جدوجہد کے باوجود وہ اب تک لوگوں کو مذہبی احکام پر پوری طرح عمل کرنے والا نہیں بنا سکا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

یہ سوال کہ مذہب اپنی کوششوں میں ناکام رہا ہے۔ اگر غور سے کام لیا جائے تو بالکل غیر معقول نظر آتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مذہب کی ناکامی اسی وقت سمجھی جا سکتی ہے۔ جب یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ جو باتیں مذہب کی طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ ان پر لوگوں نے عمل نہیں کیا۔ یا ان کی معقولیت اور اہمیت کو انہوں نے تسلیم نہیں کیا۔ لیکن اگر

مذہب کے پیش کردہ نظریات

لوگوں میں مقبول ہو چکے ہیں۔ اور وہ اپنی عملی زندگی میں ہمیشہ ان کو مدنظر رکھتے ہیں۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مذہب اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

مذہب کے دو بڑے حصے ہیں ایک وہ حصہ ہے جو عبادات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا وہ حصہ ہے۔ جو اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں تک عبادت کا سوال ہے۔ فلسفی اس پر اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک نماز اور روزہ وغیرہ سے تعلق رکھنے والے تمام احکام لغو ہیں۔ وہ صرف اس حصہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ جو

شعبۂ اخلاق

سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً مذہب چوری سے منع کرتا ہے۔ جھوٹ سے روکتا ہے گالی گلوچ سے بچنے کی نصیحت کرتا ہے۔ ظلم اور تعدی کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ دوسروں کے حقوق کو غصب کرنا ناجائز فعل سمجھتا ہے۔ غیبت کرنا بہت برا سمجھتا ہے۔ اور اسی طرح کئی قسم کے احکام ہیں جن پر وہ زور دیتا ہے۔

اب سوال یہ ہے

کہ مذہب کی یہ تعلیم دنیا میں قائم ہوئی ہے یا نہیں۔ ادنیٰ معمولی عقل و سمجھ سے کام لینے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ دنیا میں لوگ جھوٹ کو برا سمجھتے ہیں چوری کو نہایت معیوب خیال کرتے ہیں۔ ظلم و ستم کے ارتکاب کو نہایت گھناؤنا فعل تصور کرتے ہیں۔ اور دوسرے کے حقوق کو غصب کرنا خطرناک گناہ قرار دیتے ہیں۔ اس موقعہ پر طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر ایک شخص کیوں جھوٹ سے بچتا ہے۔ کیوں وہ ظلم کو ناروا فعل قرار دیتا ہے۔ کیوں وہ

حقوق کو غصب کرنا

برا سمجھتا ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو اس کی وجہ محض یہ ہے۔ کہ مذہب نے اخلاق کی اہمیت کو دنیا میں پوری مضبوطی کے ساتھ قائم کر دیا ہے۔ اور اب خواہ لوگ مذہب کی اہمیت اور اس کی برتری اور اس کے اثر کا اقرار کریں یا نہ کریں وہ خود بخود اخلاق کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں۔ پس اخلاق کا خیال پیدا کر دینا ہی

مذہب کی کامیابی

کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے ورنہ مذہب کو چھوڑ کر اور کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو بنی نوع انسان سے یہ کہتی ہو۔ کہ تم سچ بولو۔ یا دوسروں کا مال نہ لو۔ یا غیبت نہ کرو۔ یا فساد نہ کرو۔ یا قتل و غارت کا ارتکاب نہ کرو۔ ان جرائم کا احساس انسانی طبیعت میں پیدا کر دینا اپنی ذات میں مذہب کی کامیابی کا ایک بہت بڑا نشان ہے۔ اور ہم معترض سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ تم مذہب کی ناکامی کا کیا طعنہ دے سکتے ہو۔ جبکہ خود تمہارے اندر بھی مذہب کے پیدا کردہ احساس بیداری کے نتیجہ میں ہی

اخلاق کی اہمیت

داخل ہوئی۔ تم بھی کہتے ہو۔ کہ چوری نہیں کرنی چاہیئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ غیبت نہیں کرنی چاہیئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ گالی نہیں دینی چاہیئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ قتل نہیں کرنا چاہیئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ بشاشت طبع سے ملنا چاہیئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ وعدہ کو پورا کرنا چاہیئے۔ تم بھی کہتے ہو کہ ہمیشہ سچ بولنا چاہیئے۔ اور یہ سب کچھ

مذہب کی تعلیم

اور اس کی تبلیغ اور اس کے اثر کا ہی نتیجہ ہے ورنہ مذہب کو مستثنیٰ کرتے ہوئے اور کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو اخلاق کی تعلیم دیتی ہو۔ بے شک ایک اخلاقی آدمی کہے گا۔ کہ میں اس لئے سچ بولتا ہوں۔ کہ سچ بولنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جہاں سچ بولنے سے انسان کو نقصان پہنچتا ہو۔ وہاں بھی اسے سچ بولنا چاہیئے یا نہیں۔ اس کا جواب

مذہب کی روشنی میں

ہی دیا جا سکتا ہے۔ مذہب سے الگ ہو کر نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ مذہب تو کہے گا کہ خواہ تمہیں کتنا ہی نقصان پہونچنے کا احتمال ہو۔ تمہیں سچائی سے کام لینا چاہیئے۔ اور خطرات کو اپنے نفس پر برداشت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا اجر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے گا۔ لیکن وہ جسے

مذہب کی صداقت

پر اعتماد نہ ہو۔ جسے حیات بعد الموت پر کوئی ایمان نہ ہو۔ وہ یہ جواب نہیں دے سکتا۔ لیکن آج عملی رنگ میں دنیا میں یہی ہو رہا ہے۔ کہ ہر شخص خواہ وہ مذہب کی حقیقت کو سمجھتا ہے یا نہیں سمجھتا۔ اس اصل کو درست تسلیم کرتا ہے۔ کہ انسان کو سچائی کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ خواہ اسے کس قدر نقصان پہونچ رہا ہو۔ یہ احساس جو لوگوں کے قلوب میں نظر آتا ہے صرف مذہب کا ہی پیدا کردہ ہے۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مذہب اپنے

مقصد میں ناکام

رہا ہم ان سے کہتے ہیں کہ مذہب ناکام نہیں ہوا بلکہ کامیاب ہوا۔ اور اس کی کامیابی کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس نے تمہاری زبانوں سے بھی مذہبی اصول کی اہمیت کا اقرار کرا لیا۔ حالانکہ تم وہ ہو۔ جو مذہب کی ضرورت کے ہی قائل نہیں۔

پھر وہ لوگ جو مذہب کی ناکامی کے مدعی ہیں۔ انہیں اس بات پر بھی

غور کرنا چاہیئے

کہ مذہب کب اس بات کا قائل ہے کہ وہ جبری طور پر سب لوگوں کو ہدایت کے راستہ پر قائم کر دے گا۔ مذہب تو جبر و تشدد کا قائل ہی نہیں۔ وہ تو کہتا ہے جس کا جی چاہتا ہے ان باتوں کو مانے۔ اور جس کا جی چاہتا ہے ان باتوں کا انکار کر دے۔ جو لوگ مان لیں گے۔ انہیں خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ ملے گا۔ اور جو لوگ انکار کریں گے وہ ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہو کر

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

کے مورد ہونگے۔ اور جب مذہب کسی جبر و تشدد اور سختی کا قائل ہی نہیں۔ تو لوگوں کے انکار یا ان کی گمراہی اور ضلالت سے کسی سچے مذہب پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ قرآن کریم تو صاف الفاظ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ

لست علیھم بمصیطر
(الغاشیہ)

تجھے یہ حق حاصل نہیں کہ

ہدایت کے بارہ میں

ان پر کسی قسم کا جبر کرے۔ یہ ان کے اختیار کی بات ہے کہ اگر چاہیں تو مان لیں۔ اور اگر چاہیں تو انکار کر دیں۔ پس اگر مذہب کی شکست کا ثبوت یہ قرار دیا جاتا ہے کہ دنیا میں ایسے بہت لوگ ہیں۔ جو مذہبی تعلیمات کو نہیں مانتے۔ تو

ہمارا جواب یہ ہے کہ تمہاری یہ بنیاد ہی غلط ہے۔ مذہب اس اصل کو تسلیم ہی نہیں کرتا کہ تمام افراد کو جبری طور پر ہدایت کی راہوں پر چلا دینا اُس کا کام ہے۔ وہ تو اس چیز کو اختیاری قرار دیتا ہے۔ اور جب وہ اسے خود ہی اختیاری قرار دے رہا ہے۔ تو لوگوں کے نہ ماننے کی وجہ سے اُس پر

اعتراض کس طرح ہوسکتا ہے

اگر تو وہ کہتا کہ دنیا کے ہر شخص کو صحیح راستہ پر قائم کر دینا میرا مقصد ہے تو بے شک یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ لیکن جب وہ یہ دعویٰ ہی نہیں کرتا تو اس کی ناکامی کا سوال کس طرح اٹھایا جا سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق انسان میں اس وقت تک پیدا ہی نہیں ہو سکتے جب تک اسکے سامنے کوئی کامل نمونہ نہ ہو جس کی اس نے اقتداء کرنی ہو۔ اسلامی نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ اخلاق کی بنیاد اس امر پر ہے کہ تم اپنے محبوب خدا کی نقل کرو۔ اور اس کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جتنا جتنا کوئی شخص اس نقل میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ہم اسے با اخلاق کہہ دیتے ہیں۔ اور جتنی جتنی کمی رہتی ہے۔ اتنی ہی اخلاق میں ترقی کرنے کی ضرورت اس کے سامنے موجود رہتی ہے۔ یورپین نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ جس چیز سے انسان کو خود اور اس کے دوستوں کو فائدہ پہنچتا ہو وہ اسے اختیار کرنی چاہیئے۔ مگر اسلام اس بات کا قائل نہیں۔ اسلام ایک بلند مرتبہ مقصد کے لئے جو رضائے الٰہی ہے۔ انسان کو اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ اگر تمہیں یا تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کو کسی موقع پر ان اخلاق کے اظہار کے دوران میں کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس کی پرواہ مت کرو۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں اس کی نیک جزا مل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک سچا مومن نڈر ہو کر اخلاق کے تمام شعبوں پر عمل کرتا ہے۔ لیکن یورپین فلسفی قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا اور معیارِ اخلاق کو دنیا میں صحیح طور پر قائم نہیں کر سکتا۔

کمیونزم اور مساوات

فرمایا۔ کل کے اخبارات میں پارلیمنٹ کے ایک ممبر کا ایک بیان شائع ہوا ہے جسے پڑھ کر میں حیران رہ گیا۔ اس نے پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ جو خیال کیا جاتا ہے کہ روس میں امراء اور غرباء کے درمیان کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا یہ بالکل غلط ہے میں خود وہاں گیا ہوں اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہاں نہ صرف یہ امتیاز پایا جاتا ہے۔ بلکہ دوسرے ملکوں سے بڑھ کر امتیاز وہاں نظر آتا ہے۔ میرا پہلے سے یہی خیال تھا کہ وہاں امتیاز پایا جاتا ہے مگر مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں اس قدر امتیاز پایا جاتا ہے۔ جس قدر امتیاز پر اس نے اپنے بیان میں زور دیا ہے۔ میں ایک دفعہ ایک سفر سے واپس آ رہا تھا کہ ملک عمر علی صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ایک روسی اس ریل کے ڈبہ میں سفر کر رہا ہے اور وہ بالشوزم کی حمایت میں بڑے زور سے گفتگو کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ بالشوزم جس مساوات کو قائم کرتا ہے اس کی نظیر دنیا میں اور کہیں نہیں مل سکتی۔ میں نے ان سے کہا کہ میری طرف سے ایک سوال اسکے سامنے پیش کرو کہ تم اس وقت ایئر کنڈیشن کمرہ میں سفر کر رہے ہو کیا ہر روسی اسی طرح ائیر کنڈیشن کمروں میں سفر کیا کرتا ہے اگر نہیں تو مساوات کہاں رہی۔ اسی طرح میں نے کہا اُس سے یہ بھی پوچھنا کہ اگر وہاں سب کو برابر برابر روپیہ ملتا ہے تو تمہیں اتنے بڑے سفر کے لئے زائد روپیہ کہاں سے مل گیا۔ یہ تو خود اس بات کا ثبوت ہے کہ بالشوزم مساوات کو قائم نہیں کر سکا انہوں نے یہ سوال کیا تو وہ بالکل خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا۔

عرض کیا گیا کہ قرآن کریم کی اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ ہر مخلوق کا جو مناسب رزق ہے اسکو پیدا کرنا خدا کا کام ہے۔ چنانچہ مخلوقات میں سے کوئی ایک مخلوق بھی ایسی ثابت نہیں کی جا سکتی جسے خدا تعالےٰ نے پیدا تو کر دیا ہو مگر اس کی غذا کے لئے اس نے کوئی چیز پیدا نہ کی ہو گویا مطلب یہ ہوا کہ کوئی دابہ دنیا میں ایسا نہیں جس کی پیدائش کے ساتھ اس کے رزق کے لئے خدا تعالےٰ نے بعض اشیاء کو نہ پیدا کر دیا ہو۔ لوگ اس آیت کے یہ معنے کرتے ہیں کہ ہر جاندار کو روزی مہیا کرنا خدا کا کام ہے مگر ان معنوں کے لحاظ سے آیت پر زد پڑتی ہے مگر جو معنے میں کرتا ہوں اس کے لحاظ سے اس آیت پر کوئی زد نہیں پڑتی۔

ایک آیت کی تشریح

عرض کیا گیا کہ قرآن کریم میں جو آتا ہے کہ وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم (الانعام ع)

اس کے کیا معنے ہیں:۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس مضمون کی طرف نگاہ دوڑاؤ۔ یہ بھی گروہ در گروہ صورت میں دُنیا میں پیدا کی گئی ہے۔ گویا ایک مخلوق تم ہو اور ایک مخلوق یہ ہے اگر خالی مخلوق ہونے کی وجہ سے ہی کوئی سمجھ لے کہ مجھے اس قسم کی نعمتیں حاصل ہونی چاہئیں جو انسان کو حاصل ہیں یا وہی حقوق مجھے ملنے چاہئیں جو انسان کو دئے گئے ہیں تو یہ اس کی غلطی ہو گی۔ بیشک چوپائے اور پرندے بھی ہماری مخلوق ہیں اور انسان بھی ہماری مخلوق ہے مگر ہمارا سلوک دونوں سے الگ الگ طور پر ہے۔ جو سلوک ہم انسانوں سے کرتے ہیں وہ سلوک ہم چوپایوں سے نہیں کرتے اللہ تعالےٰ اس مثال کا ذکر کرتے ہوئے کفار کو توجہ دلاتا ہے کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم سے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یکساں سلوک کیا جائے گا۔ اگر تم ایسا ہی سمجھتے ہو تو یہ تمہاری غلطی ہے۔ گدھا اور انسان برابر نہیں ہو سکتے اور نہ گدھا اس سلوک کا مستحق ہوتا ہے جس سلوک کا انسان مستحق ہوتا ہے۔ اگر تم بھی عالم روحانیات میں اپنے آپ کو گدھوں اور گھوڑوں کی طرح بنا لوگے تو یہ لازمی بات ہے کہ تم سے اور قسم کا سلوک ہو گا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے ساتھیوں سے اور قسم کا سلوک ہو گا۔ بے شک مخلوق ہونے کے لحاظ سے انسان اور گدھے میں کوئی فرق نہیں مگر سلوک کے اعتبار سے زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اسی طرح فرماتا ہے اگر تم ہمارے رسول کی اطاعت نہیں کرو گے تو مت سمجھو کہ تم سے بھی ویسا ہی سلوک کیا جائے گا جیسے مومنوں سے کیا جاتا ہے۔ بلکہ ادنیٰ مخلوق میں سے جس طرح بعض کو تباہ کر دیا جاتا ہے اور بعض کو رکھ لیا جاتا ہے اسی طرح اسلام کے مقابلہ میں ہم تم میں سے کچھ لوگوں کو تو تباہ کر دیں گے اور کچھ لوگوں کو عبرت کے لئے دنیا میں زندہ رکھیں گے۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۸ مئی ۱۹۶۰ء بروز اتوار جھنگ میں میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع جھنگ کی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح محترم الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے صاحبزادے مبارک احمد صاحب بی۔ ایس سی کے ہمراہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۸ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا مبارک احمد صاحب نذیر کے برادر اکبر مکرم رشید احمد صاحب بی۔ ایس سی نے مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۰ء کو بعد نماز مغرب ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جسمیں بعض بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دین اور دنیا میں ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

تقرر امیر و نائب امیر مقامی

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کا امیر مقامی اور چوہدری عبدالحمید صاحب ریٹائرڈ انجنیئر کو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا نائب امیر مقامی منظور کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

درخواست دعا میں تقریباً ایک ماہ سے عرق النساء میں مبتلا ہوں۔ گو پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ احباب کرام میری کامل عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار فقیر اللہ۔ افسر امانت تحریک جدید ربوہ

مسندِ رسولؐ کے وارث

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۹؍ مئی ۶۰ء)

چشمِ بددُور کبھی کبھار حکومت کے کسی افسر کی دعوت پر کوئی خاص مسئلہ ہو، تو شرعی صاد کھنچنے کے لئے علمائے کرام کے یکجا ہونے کی خبر آجاتی ہے۔ یا پھر اپنے کسی ہمعصر کے اجتہاد پر بوٹیاں توڑنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں مگر پچھلے کئی برس کی تاریخ میں ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان حضرات نے کبھی مسلمانوں کے اجتماعی اخلاق اور اپنی سیرت پر غور کرنے کے لئے بھی سوچ بچار کیا ہو ــ ہمارے سامنے ان بزرگوں کی صورتیں بھی ہیں۔ جو اپنے اپنے حلقہ ہائے درس یا پھر محراب و منبر کے دامنوں میں وعظ و تبلیغ کا فریضہ ادا کرتے، اور اس طرح فرائض و سنن کی انسانی اذہان میں آبیاری کرتے ہیں۔ مگر ان مساعی کا سانچہ اتنا کمزور اور ان مواعظ کے نتائج اتنے محدود ہیں کہ مسلمانوں کے اجتماعی اخلاق کی وہ عمارت جو رو بہ انہدام ہے، نہ تو اپنی بنیادوں پر ٹھہر سکتی ہے۔ اور نہ اس کا اکھڑا ہوا پلستر کسی کام کا رہ گیا ہے۔

ہمارے نزدیک مسلمانوں میں دین سے رغبت کا فقدان یا غلط قسم کے مذہبی عقائد کی نقش کاری روز بروز فروغ پر ہے اور اس کے بہت سے وجوہ ہیں مثلاً ــ

۱:۔ علماء میں فکر و نظر کے اعتبار سے جمود ہے۔ ان کی سوچ اور ان کے اجتہاد کی راہیں مسدود ہو چکی ہیں۔ وہ ابھی تک ماضی میں زندگی بسر کرتے۔ اور انہیں اس امر کا قطعاً اندازہ نہیں کہ دنیا کہاں سے کہاں نکل گئی ہے

۲:۔ ہمارے علماء کا نظامِ تعلیم ابھی تک کئی صدی پرانا ہے۔ نئے علم سے انہیں دور کا بھی لگاؤ نہیں ان میں سے جو لوگ اس طرف راجع ہوتے اور تبحر حاصل کرتے ہیں۔ وہ بالآخر اس طائفے ہی سے کنارہ کر لیتے ہیں اور ایسے افراد گنتی کی رو سے دو چار ہی ہوں گے۔

۳:۔ ہمارے علماء کو جدید دنیائے اسلام سے کوئی رابطہ نہیں۔ ان کا علم مسجدوں سے مسجدوں اور مدرسوں سے مدرسوں تک رہ گیا ہے وہ یہ بالکل معلوم نہیں کر پاتے ہیں۔ کہ دنیا نے ان صدیوں میں کتنا فاصلہ طے کر لیا ہے

۴:۔ علماء کی زبان (الّا ماشاء اللہ) ابھی تک شاہ عبدالقادر علیہ رحمۃ اللہ کے ترجمہ و تفصیل کی ہے۔ وہ انشا پردازی سے قطعاً عاری اور تحریر و بیان کے شگفتہ حدود سے باہر ہے۔ انہیں غالباً مدرسوں اور مسجدوں میں انشا کی تعلیم ہی نہیں دی جاتی ہے۔

۵:۔ ان میں ان لوگوں کی اکثریت ہے جو اس زمانے کی تاریخ اور تاریخ کے جدید نظریوں سے واقف نہیں۔ جغرافیہ ان کے نزدیک درس کی چیز نہیں۔ سائنس یا دوسرے علوم جو اس زمانے کی ایجاد ہیں ان کے نصاب سے خارج ہیں۔ المختصر یہ لوگ علم و نظر کے لحاظ سے ماضی میں جیتے۔ ماضی میں رہتے اور ماضی میں مرنا چاہتے ہیں۔

۶:۔ اس جمود و تعطل کو دور کرنے کے لئے فکر و نظر کا اجتہاد ان کے مدوائرہ میں گمراہی و اعراض کی سنتوں کا حصہ بن جاتا اور جو شخص اس میں انقلابِ احوال یا اصلاحِ احوال کے لئے ساعی ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک احتجاجی اور ملامتی قراردادوں کا طوفان اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

ادھر ان احوال و کوائف نے نتائج کو یہ شکل دے رکھی ہے۔

ا:۔ علماء میں جو لوگ ذہین ہیں وہ کہتے تو یہی ہیں کہ "ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے۔ محمود و ایاز" لیکن اپنا حال یہ ہے۔ کہ ایک صف میں بیٹھنے کو بھی تیار نہیں۔ اور اپنے دوائر اس قسم کی بحثوں اور نقطہ آفرینوں کا بیج بوتے ہیں۔ کہ نسلِ انسانی کا نہ تو اس میں کوئی روحانی فائدہ ہوتا ہے۔ اور نہ مادی ــ بیکار قسم کی آویزشیں جو بیکار اور مفلوج عناصر ہی کو زیب دے سکتی ہیں۔

۲:۔ تجدیدِ دین اور اصلاحِ دین کی تحریکیں بھی مباحث سے شروع ہو کر ان مباحث پر ختم ہوتی ہیں جن کا مسلمانوں کے پیش آمدہ مسائل سے کوئی تعلق نہیں۔ اور معناً نفسِ اسلام کو ان سے کوئی فائدہ نہیں؟

اس قسم کی صحیح مثال ہمیں مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور جناب غلام احمد پرویز کی تحریروں کے انبار میں مل جاتی ہیں۔

۳:۔ مسجدوں اور ممبروں میں اس قسم کے واعظ کئے جاتے اور بیشتر جگہ جمعہ کے خطبات اس مفہوم کے پڑھے جاتے ہیں۔ مگر ان میں تبلیغ و دعوت کی حقیقی روح بالکل مفقود ہوتی ہیں۔ اکثر جگہ محض فرقوں کے فروعی اختلافات کو بحث و بیان کے چولہے میں ایندھن کی طرح جلایا جاتا ہے۔

غرض علماء کے جمود کی مضحک صورت طاعون کی طرح خطرناک ہے۔ لیکن محسوس نہیں ہوتی ہے۔ علماء نے اس رخ سے کبھی غور نہیں کیا کہ ــــ

اشاعتِ اسلام کے دروازے انہوں نے اس طرح بند کئے ہیں کہ "کفر" کے مقابلہ میں اب معذرت رہ گئی ہے۔ ادھر مسلمانوں میں بعض سماجی رسومات کا نام اسلام ہو گیا ہے جس کا ایک نتیجہ یہ ہے۔

الف: اعلیٰ طبقہ ان سے اور خود اسلام سے عملاً باغی یا منحرف ہے۔

ب: درمیانہ طبقہ ان کی معرفت اسلام قبول کرنے کو تیار نہیں۔ بلکہ وہ اسلام کی جدید تعبیرات کے سماجی واسطے سے اسلام کو مانتا ہے۔

ج: ادنیٰ طبقہ میں ورثہ کا اسلام باقی ہے وہ گدیوں میں بٹ کر بدعتوں میں منقسم ہو گیا ہے۔ (بہ استثنائے چند) حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ــ خود مسلمانوں کو اسلام پر لایا جائے

مسندِ رسول کے وارث زمانے کے جدید تقاضوں کو سمجھیں اور خلقِ رسولؐ کا نمونہ ہوں۔ انہیں شاید معلوم نہیں کہ ہمارے ہاں ایسے علاقے بھی موجود ہیں یہاں لوگوں کو کلمہ طیّبہ تک نہیں آتا۔ اور وہ مبادیاتِ دین تک نہیں جانتے۔ اسلام کی فی الجملہ تعریف کیا ہے ــ عام لوگ اس سے نابلد ہیں جب تک قوم کا مزاج اور طبیعت مسلمان نہ ہونگے۔ اس وقت تک دین اور مذہب کے نام پر کتابوں کی فروخت نفع آور نہ ہوگی زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا۔ کہ گاہکوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ مسلمان بدستور ختم ہوتے چلے جائیں گے ــــ پرانی فقہ اور پرانی توجیہیں وقت کا ساتھ نہیں دے سکتیں۔ زمانہ بہت آگے بڑھ چکا ہے اور اسلام کی صحیح منشا اسی طرح پوری ہو سکتی ہے۔ کہ وہ زمانہ کو کیونکر اپنے ڈھب پر لا سکتا اور انسان کی ذہنی ترقیوں سے استفادہ کر سکتا ہے۔

دارالرحمت غربی ربوہ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۷؍ مئی کو بعد نمازِ مغرب مسجد دارالرحمت غربی میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں انصار کے علاوہ خدام اور اطفال بھی شامل ہوئے۔ پہلی تقریر چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین نے کی۔ جس میں خلیفہ کی اطاعت پر زور دیتے ہوئے اصلاحِ نفس۔ تبلیغ۔ چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ نے فرمائی آپ نے مسیح موعودؑ سے اللہ تعالیٰ کے وعدے اور جماعت کو قربانیوں کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے دوستوں کو بڑھ چڑھ کر تبلیغ کرنے کی تلقین کی۔
مابعد حضرت مولانا راجیکی صاحب نے لمبی اور پرسوز دعا فرمائی۔

خاکسار محمد سعید
(زعیم انصار اللہ دارالرحمت غربی)

احمدی طلباء کے لئے درخواستِ دعا

جماعت کے نوجوانوں بچوں اور بچیوں کی طرف سے جو مختلف امتحانوں میں شریک ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ ان دنوں کثرت کے ساتھ درخواستِ دعا پر مشتمل خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جنہیں عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں کیا جا سکتا۔

بزرگانِ سلسلہ و درویشانِ قادیان اور جملہ احبابِ جماعت ان سب کے لئے التزاماً دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں اور اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے آمین۔

مجلس انصار اللہ کراچی کے زیر اہتمام

مکرم میجر شمیم احمد صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

مجلس انصار اللہ کراچی کے زیر اہتمام یکم مئی ۱۹۶۶ء کو مکرم میجر شمیم احمد صاحب کو الوداع کہنے کے لئے ایک دعوت عصرانہ دی گئی۔ جس میں جماعت کراچی کے بہت سے احباب شریک ہوئے۔ مکرم میجر صاحب نے کراچی میں جو دینی خدمت سرانجام دی ہیں ان کا اعتراف کرتے ہوئے مجلس انصار اللہ کی طرف سے خاکسار نے سپاسنامہ پیش کیا۔

سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے مکرم میجر شمیم احمد صاحب نے مختصر طور پر انصار اللہ کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ مجلس انصار اللہ کراچی جو کچھ عرصہ پہلے ایک بے جان مجلس سمجھی جاتی تھی آج خدا کے فضل وکرم سے اس کا شمار انتہائی سرگرم اور مستعد مجالس میں ہوتا ہے۔ میجر صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ انصار کو اپنے مقام کا خیال رکھتے ہوئے بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ مجلس نے جو مقام حاصل کیا ہے اُسے نہ صرف برقرار رکھنا چاہیئے بلکہ اپنا قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جانا چاہیئے۔

مکرم میجر صاحب کی تقریر کے بعد چوہدری شریف احمد صاحب [illegible] قائم مقام زعیم اعلیٰ نے احباب سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مکرم میجر صاحب کے جانے سے جو خلا پیدا ہوگا اسے پُر کرنے کے لئے دوسرے بااثر اصحاب کو آگے آنا چاہیئے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی دے رکھی ہے اور دنیاوی اعتبار سے جو لوگ زیادہ فارغ البال ہیں اگر وہ آگے آئیں اور مجلس کے کاموں میں خصوصاً اور جماعت کے کاموں میں عموماً سرگرمی سے حصہ لیں تو بہت جلد ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

زعیم اعلیٰ کی تقریر کے بعد دعا ہوئی اور یہ الوداعی تقریب ختم ہوئی۔ اس موقعہ پر احباب جماعت کثیر تعداد میں موجود تھے۔ مکرم میجر صاحب اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کے لئے کراچی سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے عہدے کو ان کے لئے اور ملک وملت کے لئے بابرکت کرے۔

(آفتاب احمد بسمل منتظم نشرواشاعت مجلس انصار اللہ کراچی)

دار القضاء کا اعلان

مکرم میاں نذیر احمد صاحب ریحان شاہد منتظم طلبہ کالج انجمن حمایت اسلام لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم میاں احمد علی صاحب ریحان مہاجر ساکن بلیو کے تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ ۱۹۵۳ء میں فوت ہو چکے تھے۔ مرحوم کی بطور ترکہ ایک کنال اراضی محلہ دارالرحمت ربوہ میں پلاٹ نمبر ۲۹ ہے۔ یہ میرے نام منتقل کرا دی جائے۔ کیونکہ میرے علاوہ مرحوم کے وارث میری دو بہنیں ہیں۔ جن کی طرف سے اپنے حصے کی دستبرداری کی تحریر موجود ہے (اس درخواست پر صدر صاحب حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ کی تصدیق درج ہے اور بطور گواہ مکرم میاں محمد شریف صاحب ولد میاں حسین بخش صاحب کے دستخط ہیں کہ بیگم بی بی صاحبہ اور عالم بی بی صاحبہ دونوں بہنوں نے یہ اقرار کیا ہے کہ ہم اپنے شرعی حق سے بھائی نذیر احمد صاحب ریحان کے حق میں دستبردار ہوتی ہیں) اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دے دی جائے بعد میں کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

پاکستانی فوج میں کمیشن

افسروں کا سپلیمنٹری ریزرو سیکنڈ انٹری نمبر ۶۔ انتخاب میں آنے والے امیدواران اپنے معمولی کاروبار کو سول محکمہ جات میں جاری رکھیں گے ہر سال ایک ماہ کی ٹریننگ لیں گے۔ اور ایمرجنسی کی صورت میں فوج میں شامل ہوں گے۔ انٹرویو سکریننگ بورڈ سلیکشن کمیٹی کا ٹسٹ انٹرویو جنرل ہیڈکوارٹر میں ہوگا کمیشن ملنے پر سیکنڈ لیفٹیننٹ بنیں گے۔ مگر بصورت ٹیکنیکل عہدہ لیفٹیننٹ ہوگا۔

شرائط۔ مرد (مگر عورت بصورت آرمڈ فورسز نرسنگ سروس) پاکستانی میٹرک یا سینئر کیمبرج بصورت امیدواران انجینئرنگ یا میڈیکل یا ویٹرنری یا ڈینٹل یا فارمیسی ٹیکنیکل ڈگری عمر ۱۵/۶ کو ۲۰ تا ۳۵۔ مگر ٹیکنیکل صورت میں ۴۵ تک رعایت۔ درخواست ہدایات نزدیکی ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے حاصل ہوں گی۔ مکمل درخواستیں نزدیک کے ملٹری ڈپو میں ۱۵/۶ تک۔

(ناظر تعلیم) (رپورٹ ۲/۶)

یومِ خلافت کی تقریب پر

الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا

مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی بابرکت تقریب ہے اس موقع پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا جو مسئلہ خلافت کے متعلق اہم اور ضروری مضامین پر مشتمل ہوگا۔ یہ نمبر انشاء اللہ یوم خلافت سے چند دن قبل شائع کر دیا جائے گا تا کہ جماعتیں اس سے استفادہ کر سکیں۔

علمائے کرام اور مضمون نگار احباب سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما دیں۔ مشتہرین بھی فوراً اپنے آرڈر بک کرا لیں۔

سالانہ اجتماع کے متعلق مشورہ

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ایک لمبے عرصہ سے ایک مخصوص طریق پر ہوتا ہے۔ متواتر اور مسلسل ایک ہی طریق پر کام کرنے سے ایک وقت پر آ کر جوش اور دلچسپی باقی نہیں رہتی جو ابتداء میں ہوتی ہے۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ پروگرام میں تبدیلی اور تنوع پیدا کیا جائے۔ لہٰذا میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اس بارہ میں اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید فرمائیں۔ اور مشوروں میں اجتماع کا طریق۔ تربیتی و تعلیمی پروگرام وغیرہ پر خاص طور پر رائے دی جائے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) عبدالرشید صاحب کا چھوٹا بھائی عبدالمالک ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔

(۲) مکرم ماسٹر محمد علی خان صاحب اشرف ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر سکول ساکن چنیوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بہت کمزور ہوگئے ہیں۔

(۳) محمد حسین صاحب آف پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن ہوا ہے۔

(۴) مکرم برادرم شیر بہادر خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آجکل کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔

(۵) بشیر احمد انجم کا امتحان شروع ہے مگر وہ اچانک بیمار ہو گیا ہے۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

سیکرٹری تحریک جدید کا تقرر

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امتیاز کو بطور سیکرٹری تحریک جدید مقامی منتخب کیا ہے۔ اور وکالت مال تحریک جدید نے اس انتخاب کو منظور کر لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ عہدہ مبارک کرے اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم قریشی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مورخہ ۲۹/۴ بروز جمعہ صبح ۹½ بجے نیوی ہسپتال کراچی میں بعارضہ ہائی بلڈ پریشر فوت ہو گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن بعد دوپہر احمدیہ ہال میں مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھا۔ اور مرحوم کو کراچی کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ دوستوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ریاض احمد قریشی مکان نمبر ۱۰۰/E زبیری کوٹھی سنگاپیر روڈ کراچی)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مفصل تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۵۶۸۴:- میں رسول بی بی زوجہ غلام احمد صاحب قوم چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ ذاتی زیور پازیب نقرئی جس کا وزن تقریباً سات چھٹانک ہے اور قیمت جس کی تقریباً ۴۰/- روپے ہے (۲) میری ماہوار آمد جو ملازمت سے ملتی ہے مبلغ ۱۵ روپے ہے (۳) حق مہر مبلغ دو صد روپیہ میرے شوہر غلام احمد صاحب کے ذمہ ہے اور ابھی تک وصول نہیں ہوا۔ اور خاوند چار ماہ سے لاپتہ ہے۔ اس کے پتہ مل جانے پر اور حق مہر وصول ہونے پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکورہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت آئندہ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکورہ کرتی ہوں اور اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم میں صدر انجمن احمدیہ مذکورہ کو ادا کر دوں تو وہ حصہ وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا رسول بی بی

گواہ شد ملک محمد رفیق صدر محلہ دارالرحمت غربی الف ربوہ

گواہ شد میجر محمد اسمٰعیل ایم۔اے خلیل منزل دارالصدر غربی الف۔ ربوہ

نمبر ۱۵۶۸۵:- میں عبدالحکیم ولد شہداد خان صاحب قوم ابڑو پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۴ء ساکن نور آباد ڈاکخانہ وارہ ضلع لاڑکانہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو سکول سے بطور تنخواہ مجھے یکصد دس روپے ملتی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد عبدالحکیم اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول وارہ لاڑکانہ

گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ

گواہ شد محمد نواز ہیڈ ماسٹر انور آباد

نمبر ۱۵۶۸۶:- میں مرزا منور بیگ ولد مرزا معظم بیگ صاحب قوم مغل برلاس پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۲/۳-۲۰ پاٹ روڈ کوئٹہ صوبہ سابق بلوچستان مغربی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ ایک دکان برلاس برادرز کے نام سے ہے جس میں ہم پانچ بھائی شریک ہیں مجھے کام کرنے اور اپنے حصہ کے منافع میں سے اوسطاً ۱۷۵/- روپے کل ماہوار آمد ہوتی ہے میں اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ ۱۷/۸ صرف داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز اس کے علاوہ بھی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد مرزا منور بیگ ۱۲/۳ پاٹ روڈ کوئٹہ

گواہ شد بشیر احمد سکھری ولد شیخ مختار نبی صاحب موصی نمبر ۹۸۵۴ مکان نمبر ۴/۲ محمد علی جناح روڈ کوئٹہ

گواہ شد عبدالشکور اسلم ولد محمد ظہور خان صاحب بنیادی موصی نمبر ۱۴/۱۵ کوارٹر ۳۲/۲-۵ وحدت کالونی بروزی روڈ کوئٹہ۔

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و تصاویر قیام و رکوع و سجود بتفصیل نماز جمعہ و عیدین۔ نکاح۔ استخارہ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایت کی کتاب صرف ۴/۱ آنے میں پہنچا دی جائے گی۔

پاکستانی احباب خالد لطیف کراچی بکڈپو ۲/۴۳ گولیمار کراچی سے طلب کریں۔

سیکرٹری ترقی اسلام سکندر آباد دکن

افغانستان جس روش پر چل رہا ہے وہ بہت افسوسناک ہے

"ہم اپنے گھریلو معاملات میں کوئی مداخلت برداشت نہیں کرینگے" (جنرل شیخ)

پشاور ۱۱ مئی پاکستان کے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل کے۔ایم شیخ نے کہا ہے کہ ہم افغانستان کے داخلی امور میں مداخلت کرنا نہیں چاہتے اور افغان حکمرانوں سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے گھریلو معاملات میں مداخلت نہ کریں

جنرل شیخ نے کل صبح دس بجے جمرود میں خیبر ایجنسی کے تمام قبیلوں کے ایک نمائندہ جرگہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے گھریلو معاملات میں مداخلت ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ خواہ وہ کسی بھی جانب سے کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیورنڈ لائن کے اس پار رہنے والے عوام ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ ہم انہیں ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن دیکھنے کے متمنی ہیں اور ان پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ ان سے ہمیں قدرتی طور پر دکھ پہنچتا ہے آپ نے کہا کہ ہمارا پڑوسی ملک (افغانستان) جس روش پر چل رہا ہے۔ وہ بہت افسوسناک ہے کیونکہ اسلام کے دشمنوں سے متاثر ہو کر اس ملک میں اسلامی اقدار کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے جو ملت اسلامیہ کی کمزوری پر منتج ہو سکتا ہے آپ نے کہا کہ ہم ملت اسلامیہ کو متحد اور مستحکم دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ ماضی کی طرح اب بھی کچھ لوگ ایسی سرگرمیوں میں معروف ہیں۔ جن کا مقصد ملت اسلامیہ کو کمزور کرنا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم اپنے ذاتی مفادات کو مقدم نہ سمجھیں نیز تمام ممالک اسلامیہ متحدہ راستے پر چلیں اور ایسے ملکوں کی سازشوں کا شکار نہ ہوں جو انہیں تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں آپ نے کہا افغانستان کے عوام پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ان سے اسلامی اتحاد کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

کشمیر کا مسئلہ

مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے جنرل شیخ نے کہا کہ پاکستانی قبائل نے اپنے مظلوم کشمیری بھائیوں کو آزاد کرانے کے لئے جو قربانیاں دی ہیں ان کا حکومت پاکستان کو بخوبی علم ہے۔ اور ہم آپ کے شدید احساسات سے واقف ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت جو آپ کی اپنی حکومت ہے آپ کی قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دے گی۔ ان مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے جو جرگہ نے ان کے نام اپنے سپاسنامے میں پیش کئے تھے جنرل شیخ نے کہا ورسک کے کثیر المقاصد منصوبے سے جو آمدنی ہوگی اس کا ایک حصہ قبائل کی خوشحالی اور ترقی پر خرچ کرنے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے دوسرے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے یقین دلایا کہ خیبر ایجنسی کے علاقے کی تمام ترقیاتی سکیمیں کو جلد از جلد مکمل کیا جائے گا۔ اور قبائلی طلبا کو وظائف دینے کا ایک طریقہ بھی وضع کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف تعلیمی اداروں میں قبائلی طلبہ کے لئے جو نشستیں مخصوص ہیں وہ صرف قبائلی طلبہ کو ملا کریں گی۔

جرگے نے اپنے سپاسنامے میں قبائلی علاقوں کے باشندوں کی بعض دشواریوں کا ذکر کیا تھا۔ صدر محمد ایوب خان پر مکمل اعتماد کا اظہار کرنے کے بعد قبائلیوں نے یقین دلایا کہ وہ پاکستان کے سچے وفادار ہیں اور مادر وطن کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ سپاسنامے میں افغانستان کے پختونوں اور کشمیری مسلمانوں کے لئے حق خود ارادیت کا مطالبہ کیا گیا۔ افغان حکمرانوں کی غیر اسلامی روش کی پر زور مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی کہ کشمیر کی آزادی کیلئے قبائلیوں کے جتھے بھیجے

اعلان ولادت

مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب شفا میڈیکو لاہور کو اللہ تعالیٰ نے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو لڑکی عطا کی ہے۔

احباب جماعت نومولودہ کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین ہونے کی دعا کریں۔

عبدالحمید
شفا میڈیکو ۷۹ نسبت روڈ لاہور

اعانت الفضل

مکرم بشیر احمد صاحب ٹنڈوالہ یار کے تمام بچے امسال اپنے اپنے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس خوشی میں مکرم موصوف نے مبلغ دس روپے ۱۰/- بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(منیجر الفضل)

سنٹو کے علاقے میں تعلیم، معیشت اور مواصلات کی ترقیات

کراچی سے ترکیہ تک سڑک کے علاوہ اورماڑہ بندرگاہ کے لئے مالی امداد

تہران ۱۲ رمئی سینٹو کے ایک ترجمان نے آج یہاں بتایا کہ مغربی پاکستان کے ساحل مکران پر واقع اورماڑہ بندرگاہ کو ترقی دینے کے لئے حکومت پاکستان نے جو سفارشات پیش کی ہیں۔ ان پر سینٹو کی مواصلات و تعمیرات عامہ کی سب کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں غور کیا جائے گا

حکومت برطانیہ نے ایران میں بھی متعدد بندرگاہوں میں توسیع کے لئے ساٹھ ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔

سینٹو کے علاقے میں اقتصادی ترقی کے مختلف شعبوں میں اب تک کی ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے ترجمان نے کہا لندن اور سینٹو کے دوسرے ممبر ملکوں کے دارالحکومتوں کے درمیان ریڈیو مواصلاتی سلسلے کا پہلا مرحلہ اس سال ستمبر میں مکمل ہو جائے گا۔ دوسرے مرحلے کی تکمیل کے لئے جو سامان درکار ہوگا حکومت برطانیہ نے اس کے لئے مزید اڑھائی لاکھ ڈالر کی رقم مخصوص کر دی ہے۔

سڑکوں کی تعمیر کے سلسلے میں بھی خاصا کام ہوا ہے۔ ترکیہ اور ایران کے درمیان سڑک کی تعمیر کے لئے تعمیراتی سامان کا بیشتر حصہ پہنچ چکا ہے۔ برطانیہ کراچی سے ترکیہ تک ساحلی سڑک کے لئے مزید پچاس ہزار ڈالر کی رقم مہیا کرے گا۔ ممبر ملکوں کی حکومتیں سڑکوں کے نشانات اور ٹریفک پر کنٹرول کے نظاموں کو یکساں بنانے کے لئے سفارشات کو عملی جامہ پہنا رہی ہیں۔

صدر آئزن ہاور کی پریس کانفرنس

بقیہ صفحہ اول

رد عمل کی وجہ سے سربراہوں کی کانفرنس سے متعلق نظریہ سرے سے ہی بدل گیا ہے۔ آپ نے کہا مجھے اب بھی توقع ہے کہ سربراہوں کی کانفرنس میں تخفیف اسلحہ جرمنی، برلن اور مشرق اور مغرب کے تعلقات کے متعلق اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ آپ نے کہا یہ باور کرنے کے لئے بعض ٹھوس دلائل موجود ہیں کہ امریکی طیارہ یو ٹو بلندی سے نہیں گرایا گیا۔ حالانکہ مسٹر خروشیف نے اسے گرا لینے کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ روسی اخبارات میں طیارے کے ملبے کے جو فوٹو شائع کئے گئے ہیں وہ یو ٹو کے نہیں۔ صدر آئزن ہاور نے اس خیال کی وضاحت نہیں کی اور اس پر مزید روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا۔

مبلغ نائیجیریا کے اعزاز میں الوداعی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ مکرم جناب حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم اور مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے تقریب کے اختتام پر حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر آج جناب ایکسپریس سے کراچی روزانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز تبلیغ اسلام کی غرض سے نائیجیریا (مغربی افریقہ) تشریف لے جائیں گے۔ قبل ازیں آپ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں سالہا سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ بخیریت منزل مقصود پر پہنچیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد اختر صاحب ایک محکمانہ امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و جملہ احباب سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ریاض احمد باجوہ۔ دار الصدر غربی ربوہ

دولت مشترکہ کی ایک مرکزی عدالت قائم کرنیکی تجویز

کامن ویلتھ کے بعض ممبران اس تجویز سے متفق نہیں ہیں

لنڈن ۱۲ رمئی۔ کل صبح دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کے اجلاس میں مسٹر کوری وزیر انصاف لنکا (جو کانفرنس میں اپنے ملک کی نمائندگی کر رہے ہیں) نے دولت مشترکہ کے ملکوں کی ایک ایسی عدالت قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جس کے اجلاس باری باری دولت مشترکہ کے سارے ملکوں میں ہوا کریں۔ مسٹر کوری نے اس امر پر زور دیا کہ اس عدالت کی حیثیت کامن ویلتھ کی مرکزی عدالت کی سی ہونی چاہیئے۔ یہ عدالت سرکٹ کورٹ ہوگی جو کامن ویلتھ کے ملکوں میں غیر جانبدار ٹریبونل کا کام دے گی۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق کل اجلاس میں اس تجویز پر بحث ہوئی لیکن کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ دولت مشترکہ کے ممبروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ کامن ویلتھ کے بعض لیڈر اس تجویز سے متاثر نہیں ہوئے انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ کامن ویلتھ کو ان معاملات میں بدستور لچک دار رہنا چاہیئے۔

کل کے اجلاس میں آئینی مسائل بھی زیر بحث آئے۔ اسی طرح یورپ کی تجارتی منڈی کے سٹرلنگ علاقے کی مالی پوزیشن، مشرق ایشیا اور جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل زیر غور لائے گئے۔

آئین کمیشن کا دورہ مشرقی پاکستان

لاہور ۱۲ رمئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آئین کمیشن آٹھ جون کو مشرقی پاکستان کا دورہ شروع کر دے گا جو غالباً دو ماہ تک جاری رہے گا کمیشن مشرقی پاکستان کے عوام کی رائے معلوم کرنے کے بعد اگست کے آخر یا ستمبر کے شروع میں مغربی پاکستان کا دورہ شروع کر دے گا۔ ابھی تک کمیشن کے دورہ مغربی پاکستان کا تفصیلی پروگرام تیار نہیں ہوا۔ بہرحال اندازہ یہ ہے کہ یہ دورہ نومبر سے پہلے مکمل ہو جائے گا۔

بھارت اور پاکستان قریب آ چکے ہیں

لنڈن ۱۲ رمئی۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ بیرونی دنیا کا یہ خیال صحیح نہیں کہ بھارت اور پاکستان میں گہری خلیج حائل ہے بھارتی وزیر اعظم (دہلی) رائل انڈیا پاکستان اور سیلون سوسائٹی کے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا میں دونوں ملکوں کے عوام کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوں۔ وہ تمام طور پر ان تلخ واقعات کو بھول چکے ہیں۔ جو تقسیم ملک کے وقت پیدا ہو گئے تھے۔ اس وقت وہ نہ صرف دوستانہ طریقہ سے زندگی بسر کر رہے ہیں بلکہ ان کی یہ بھی خواہش ہے کہ سابقہ دوستانہ تعلقات کی تجدید ہو۔ آپ نے کہا دونوں ملکوں کے عوام کسی دوسرے ملکوں کی نسبت ایک دوسرے کے بہت قریب آ چکے ہیں۔

ڈھاکہ ۱۲ رمئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈھاکہ میں ایٹمی تحقیقات کا ایک مرکز جو تمام ضروری آلات سے آراستہ ہوگا آئندہ سال کے وسط تک کام شروع کر دے گا یہ مرکز پاکستان کے ایٹمی توانائی کمیشن کی نگرانی میں کام کریگا۔ اور اس میں سائنس دانوں کو ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال کی تربیت اور تحقیقات کی آسانیاں مہیا کی جائیں گی۔

درخواست دعا

میرے شوہر حکیم محمد عبد العزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال تین چار ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ باوجود علاج کے تا حال صحت یاب نہیں ہو سکے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(اہلیہ حکیم محمد عبد العزیز گول بازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳